نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۲	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳۷

مفید اور دلچسپ کتابیں اور ٹریکٹ

فوز العظیم

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی کی انگریزی کتاب۔ زینب دی پنجابی کا بامحاورہ ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونے کی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا قیمت ۸/ مجلد ۱۲/

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکرداس اس میں اُن اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرستی نے بائبل پر کئے ہیں مسیحی اُستادوں کے لئے بڑی قیمتی کتاب ہے قیمت ۱۲/ مجلد ۱/

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنفہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالب علموں کیلئے بڑی مفید کتاب ہے قیمت ۱۲/ مجلد ۱/

موازنہ مذاہب

(رومن اردو) ڈاکٹر ایس ایچ کیلاگ کے لیکچروں کا جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چتامبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہے ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸/

گیت کی کتابیں

مولفہ پادری ای پی نیوٹن

- سید و غزلیں اُردو۔ قیمت .... ۹ پائی
- سید و غزلیں گورمکھی۔ قیمت ۶
- سید و غزلیں ناگری۔ قیمت ۶

بیداری کی گیتیں۔ پچاس چنے ہوئے گیت رومن اُردو [illegible]

رومن اُردو گیت کی کتاب معہ راگ .... [illegible]

- بڑے حروف ..... [illegible]
- چھوٹے حروف ..... [illegible]

نوٹ۔ زبان سب کی ایک ہی ہے صرف حروف میں فرق ہے دیہاتی کام کیلئے بہت مفید ہو۔

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائنس۔ آریا گزٹ کے اعتراضوں کا جواب

- مرزا غلام احمد قادیانی
- دین اسلام
- زالت المرزا قادیانی
- یسوع مسیح کون تھا۔

پیسے والے ٹریکٹ

- اے آدم تو کہاں ہے۔
- مسیحی مذہب کی صداقت۔
- بندر گاہ میں داخل ہونا
- خلاصہ تعلیم عیسوی
- رسالہ نوبت محمدیہ
- ایک مجروح سپاہی
- جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے
- اے سب لوگو۔
- معجزہ
- تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو
- مسیح پر ایمان لانا کیا ہے

نوٹ۔ اکٹھے لینے والے کو ایک روپیہ میں سو ٹریکٹ دیئے جاوینگے

لیف لٹ

- آپ کو مژدہ ہو۔
- خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا ہے؟
- خدا سے میل
- فقط ایمان لاؤ

نوٹ: یہ لیف لٹ ۱ر فی سینکڑہ معہ محصول ڈاک

تمام کتابیں ریلجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک ہنود کو بلکہ ہر ایک کو جو اردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا ہے۔

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فواید۔ بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ بابو ایس پی چیٹرجی۔ سر جان بنگیر کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار۔ دباغی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سر جمشید جی جی جی بھائی کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور سرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادیں۔ افیون گانجا اور شراب۔ قیمت ۱ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۵ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی پولیس پاک دامنی۔ ٹیمپرنس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کر کے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۴ر

دلچسپ کہانیاں

کتاب	تفصیل	قیمت
رام پال سنگھ	اردو ۴ر رومن	۸ر
چندر سیلا	"	۲ر
چندر سیلا	مجلد	۶ر
عزت بیشال	" ۳ر	۵ر
عزت بیشال		۸ر
تلاش حق	"	۳ر
تلاش حق	"	۶ر
شریف بیبیاں	"	۳ر
شریف بیبیاں	"	۶ر
حالات جاپان	" ۲ر " "	۸ر
دولت لازوال	"	۳ر
دولت لازوال		۵ر و

متفرق کتابیں

کتاب	تفصیل	قیمت
سیر بالتصویر	نیا ایڈیشن	۶ر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ر
ہدایت تیمارداراں		۶ر
کشف الحقائق		۸ر
رسالہ شادی		۸ر
آواگون یا آئندہ زندگی		۲ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

ملنے کا پتا

تمام کتابیں رلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

انگلستان کے پادری مٹی ہیچ ویسٹرڈیل صاحب نے ایک زوردار چٹھی میں جو ولایت کے ایک روزانہ اخبار میں شائع ہوئی ہو بتلایا ہے کہ سستی اور گندی کتابوں کے وسیلے جو آجکل کثرت سے شائع اور فروخت ہوتی ہیں نہ صرف لوگوں کی اخلاقی حالت کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے بلکہ جرائم میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے یہ حال نہ صرف انگلستان کا ہی ہے بلکہ ہندوستان میں بھی اس قسم کی کتابیں بہت خرابی برپا کر رہی ہیں۔ اگر اس قسم کی ناولیں اور دیگر برا اثر پیدا کرنے والی کتابوں اور اخباروں کی اشاعت کو روکنے کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہ کیا جاوے تو ملک کی روز افزوں بربادی میں کچھ شبہ نہیں ہے۔

ہندوستان کے ریفارمروں کی کوشش میں بڑا نقص یہ ہے کہ وہ بغیر لوگوں کے اندرونی کیریکٹر میں اصلاح کی فکر کرنے کے محض بیرونی اصلاحوں پر زور دے رہے ہیں کیریکٹر میں تبدیلی ہونے کے بغیر ظاہری اصلاحوں پر زور دینا بڑا خطرناک ہے اگر ہمارے ملکی ریفارمر شخصی اور قومی ترقی کے اصولوں سے واقف ہو جائیں تو ان کو بڑی آسانی سے معلوم ہو سکے گا کہ تمام اصلاحوں سے پیشتر لوگوں کے دلوں کی اصلاح ہوئی چاہیے اور اگر دل درست نہ کئے جاویں اور ان میں سچائی اور پاکیزگی کا پیار پیدا نہ ہو اور ان سے حقیقی اور بے ریا محبت کے سوتے جاری نہ ہوں تو ہر قسم کی اصلاح کی کوشش نہ صرف فضول ہی ہے۔ بلکہ نقصان دہ بھی ہے۔ جیسا سوشیل اصلاحوں کے لئے ایک آئیڈیل ہونا ضروری ہے ویسے ہی کیریکٹر کی اصلاح کے لئے ایک آئیڈیل چاہیے اور وہ آئیڈیل مسیح ہے اگر لوگ مسیح کو آئیڈیل بنا کر اس کی پیروی کریں اور اس کے کیریکٹر کی خوبیاں اپنے اندر جذب کریں تو ہر قسم کی اصلاح بہ آسانی ہو سکیگی۔

جیسا کہ اس سے پیشتر خبر دیگئی ہے۔ پنجاب سنڈے سکول یونین کی کنونشن نولکھا چرچ لاہور میں ۹ سے ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء تک ہوتی رہی۔ پنجاب کے سنڈے سکولوں کی طرف سے ڈیلیگیٹوں کی تعداد خاصی موجود تھی۔ مضامین بھی نہایت دلچسپ اور مفید تھے مگر دو ضروری مضمون انگریزی میں تھے جن سے ڈیلیگیٹ پورا فائدہ نہ اٹھا سکے چونکہ جلسے کی کل کارروائی انگریزی اور اردو محرروں کے وسیلے لکھی گئی ہو امید ہے کہ اس کا خلاصہ کنونشن کے اردو محرر مسٹر ملا سی رام صاحب جلد اخبار میں درج کرنے کے لئے ارسال فرماوینگے

بنگال کے سابق لفٹنٹ گورنر سر انڈریو فریزر صاحب بہادر نے اپنے ملک سکاٹلینڈ میں پہونچکر ایک بڑے جلسے میں جو چاسٹ مشنری اور دیگر سوسائٹیوں کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا۔ تقریر کی۔ سر انڈریو فریزر صاحب نے ہندوستان میں ۳۷ سال تک خدمت کر کے اپنا تجربہ اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے شروع کر کے ایک سب سے بڑے صوبے کے لفٹنٹ گورنر کے عہدے کا کام کرنے سے حاصل کیا ہے اس تمام عرصے میں وہ اگرچہ حاکم رہے مگر لوگوں کیساتھ بڑی ہمدردی اور دوستانہ طور سے برتاؤ کرتے رہے جس کے باعث ان کو اس ملک کے لوگوں کی خصلت و کیریکٹر کی نسبت بہت کچھ معلوم ہو گیا۔ باوجود اس کے ان کے ولایت جانے سے تھوڑا عرصہ پیشتر بدمعاشوں اور شریروں اور ملک کے دشمنوں نے چار بار ان کے قتل کرنے کی کوشش کی تو بھی سر انڈریو فریزر کا مسیحی دل بجائے ناراض اور غصہ ہوجانے کے ہندوستان کے باشندوں کی بھلائی کرنے کے جوش سے بھرا ہوا ہے انہوں نے اپنے ہموطنوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستان کے لوگوں پر نقش کر دیں کہ ہم مسیحی ہیں علاوہ اس ملک میں حاکم رہنے کے وہ پہلے ناگپور اور بعد میں دارجیلنگ کی پریسبٹیرین کلیسیا کے ایلڈر ہونے کی حیثیت میں مشنریوں کے کام اور ان کے فوائد سے بھی بخوبی واقف ہیں ان کی گواہی یہ ہی کہ ہندو اور مسلمان اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے خواہشمند ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ انگلستان کی قومی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو روحانی برکت پہونچاوے اور کلیسیا کی حیثیت میں ہندوستان کے لئے وہ کچھ کرے کہ جو وہ گورنمنٹ کی حیثیت میں نہیں کر سکتی جس طرح رسولی زمانے میں مسیحیوں کو ضرورت تھی کہ ہدایت کے لئے روح القدس کی بخشش مانگیں اسی طرح آجکل کے مسیحیوں کو بھی ضروری ہے کہ روح القدس کی ہدایت مانگیں تاکہ مناسب طریقوں کے استعمال کرنے کے لئے اپنی خداداد عقل اور ایمان کو استعمال کرسکیں۔

جرمن کے ایک مشہور لیکن بے زر پاسٹر لوئس ہارس کی محنت اور کوشش سے ہرمینسبرگ مشن کے نام سے ایک خاص مشنری سوسائٹی قائم کی گئی تھی جس کے مشنری دنیا کے مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں ہندوستان میں اس مشن کا کام سنہ ۱۸۶۶ء میں شروع ہوا۔ اب نیلور اور شمالی ارکاٹ کے علاقہ میں اس مشن کے متعلق دس سٹیشن اور ۱۷ مشنری ہیں جن کی محنت سے ہزاروں اشخاص مسیح کے پاس لائے گئے ہیں۔

ہمیں وقتاً فوقتاً یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوتی ہو کہ جس طرح خمیر آہستہ آہستہ تمام آٹے کو جس میں وہ ملایا جاتا ہو خمیر کر دیتا ہے اسی طرح موجودہ زمانے میں مسیحیت تمام دنیا کی قوموں میں اثر کر کے کم و بیش مسیحیت کی خوبیاں پیدا کرتی جاتی ہے مثلاً پارسی کمیونٹی کی چند تعلیم یافتہ لیڈیوں

کی طرف سے زوراسٹرین فیمیل ایسوسی ایشن

کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کیگئی ہے اس سوسائٹی کی ممبروں نے اپنی کمیونٹی کے غریبوں پر مختلف طرح سے رحم کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بینڈ بنائے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے گروہ اپنے کام کو بڑی سرگرمی جوش اور ہمت سے کر رہے ہیں وہ شہر کے خراب محلوں میں جاتے. غریبوں کی رہبری اور مدد کرتے اور اُن کی زندگی کو بہتر اور خوش بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ بیماروں کی بیمارداری کرتے اور ان کے لئے بلافیس ڈاکٹر کا انتظام کرتے اور اگر ضرورت ہو تو پہاڑ پر جانے کا بھی بندوبست کر دیتے ہیں. علاوہ اس کے وہ لڑکیوں کو سلائی وغیرہ سکھلاتے اور بیکاروں کے لئے کام مہیا کرتے اور بھوکوں کے لئے خوراک بہم پہونچاتے ہیں اُن کی طرف سے سال میں ایک دفعہ غریبوں کو اعلےٰ درجہ کی ضیافت دیجاتی ہے اس انجمن کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے کام کے لئے امیروں سے مدد کی خواہش نہیں کرتیں بلکہ جو کچھ ہو سکتا ہے اپنی طرف سے ہی کرتی ہیں پچھلے سال ۱۱۵ روپیہ بطور چندہ جمع ہوئے اگر ان کے پاس روپیہ زیادہ ہوتا تو بہت کام ہو سکتا تھا. تو بھی جو کچھ وہ کر رہی ہیں اس سے اُن کی اعلیٰ درجہ کی ہمت اور بھلائی کرنے والے مزاج کا پتہ ملتا ہے کاش کہ پارسی کمیونٹی کی خاتونیں اپنی کمیونٹی کے غریبوں کے لئے اس قسم کے کام کرنے کی ترغیب حاصل کریں.

بعض اوقات یہ معلوم کر کے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ نہ صرف جاہلوں اور عام لوگوں میں ہی ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جو ہندوستان میں مشنوں کے کام کی نسبت بہت سی جھوٹی اور غلط باتوں کا یقین رکھتے ہیں بلکہ تعلیم یافتوں میں بھی کئی اشخاص ایسے بھی ہیں جو مشنوں کی نسبت سراسر جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کا یقین کرتے ہیں. حال میں ہنڈین ریویو نامی رسالہ میں مسٹر آنند. کے. مرسوامی ڈی. ایس سی نے ہندوستان میں مسیحی مشنوں کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اس سوال کا کہ مسیحی مشنریوں کی کوشش فائدہ بخش ہے یا نہیں جواب دینے کی کوشش کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ مشنریوں کا مقصد یہ ہے کہ ہندوازم کو نیست نابود کر کے لوگوں کو مسیحی عقیدوں کی طرف مائل کریں وہ اپنے مضمون میں اس بات کا اشارہ بھی نہیں کرتے کہ مشنریوں کی غرض یہ ہے کہ لوگوں میں اعلیٰ کیرکٹر پیدا کر کے اعلیٰ زندگی بسر کرنے کے لائق بنا دیں. برعکس اس کے انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ مشنری طرح طرح کے ناجائز وسیلوں سے لوگوں کو مسیحی بناتے ہیں اور اپنے مقصد کو بر لانے کے لئے راستی یا ناراستی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اگرچہ جسمانی زور تو استعمال نہیں کر سکتے مگر روپیہ اور شادی اور تعلیم وغیرہ کا لالچ دیکر اپنا گو سیدھا کرتے ہیں.

ہم نے اس مضمون کا ذکر اسواسطے کیا ہے کہ یہ نہ صرف مسٹر کمرسوامی کا ہی خیال ہے بلکہ کئی اور بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں. ہم مسٹر سوامی اور اُن کے ہم خیالوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر واقعات کی بنا پر اپنے دعوے کو ثابت کریں ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ مشنریوں کی ہرگز ہرگز یہ غرض نہیں ہے کہ ہندوازم میں جو کچھ اچھا اور راست ہے اس کو برباد کریں اور نہ ہی ان کا یہ مقصد ہے کہ لوگوں کو محض مسیحی عقیدوں کی طرف مائل کریں. بلکہ اُن کی یہ غرض ہے کہ وہ ہندوؤں کی قومی خوبیوں کو قائم رکھ کر ان کو زندہ مسیح کے ساتھ جوڑ کر ان میں اعلیٰ کیرکٹر پیدا کریں اور ان کو اعلیٰ اور پاک زندگی بسر کرنے اور ایک لائق شہری اور ملک کے سچے خیرخواہ ہونے کے لائق بنا دیں.

ان دنوں اس ملک کے سوشیل اور پولٹیکل ریفارمروں کی توجہ ملک کی اونے ذاتوں کی بہتری کی طرف راغب ہو رہی ہے انکا خیال ہو گیا ہے کہ جب تک اونے ذاتوں کو تعلیم نہ دیجائے اور ان کو اُٹھانے کے لئے کچھ نہ کیا جاوے. تب تک ملک کی سوشیل اور پولٹیکل ترقی کی امید کرنا محال ہے. اب تک ان لوگوں کی طرف سے اونے ذاتوں کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اُس نے کوئی عملی صورت اختیار نہیں کی. بلکہ جہاں تک ہم کو معلوم ہے سوائے مشنریوں کے اور کوئی سوسائٹی پنجاب کے مہتروں اور چماروں کو تعلیم دینے اور اُٹھانے کے لئے کچھ نہیں کر رہی ہے اس میں شک نہیں ہے کہ اگر ان لوگوں کے لئے تعلیم کا دروازہ بند ہے اور ان کو ترقی کرنے کے لئے مدد نہ کی جاوے تب تک ہمارا کوئی حق نہیں ہے کہ ہم گورنمنٹ سے کوئی حق اپنے لئے مانگیں. شکایت کی جاتی ہے کہ انگریز ہم کو اپنے برابر درجہ نہیں دیتے کیا ہم اپنے ان بھائیوں کو اپنے برابر درجہ دینے کو تیار ہیں جب ہم خود ہی اُن کو نیچ جانتے اور اُن کو اپنے برابر تعلیم دینے اور ان کے لئے ترقی کے راستے صاف کرنے نہیں چاہتے ہیں تو ہم کس طرح انگریزوں سے اس سلوک کی امید رکھ سکتے ہیں جس کو ہم خود اپنے غریب بھائیوں کیساتھ نہیں کر سکتے محض سوشیل اور ملکی ترقی کا خیال اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں ایسی محبت پیدا نہیں کر سکتا اس کے لئے آلہی محبت کی ضرورت ہے جو خدا نے یسوع مسیح کے وسیلے ظاہر کی ہے جب یہ محبت کسی کو خواہ وہ انگریز ہو. یا ہندوستانی پکڑتی ہے تو اس کے دل سے بڑائی اور چھوٹائی کے تمام خیالوں کو نکال دیتی ہے.

ریویو:- بائیبل کو کس طرح پڑھنا چاہئے. امریکہ کے مشہور مشنری پادری آر. اے. ٹوری صاحب کی انگریزی کتاب بنام. ہاؤ ٹو ریڈ دی بائیبل وو گریٹیسٹ بینی فٹ کا پریسبٹیرین چرچ نولکھا لاہور کے عزیز پادری طالب الدین صاحب بی اے نے ترجمہ کیا ہے اس میں ان ضروری اصولوں اور باتوں کو درج کیا گیا ہے جنکو مد نظر رکھکر بائیبل شریف کا مطالعہ کرنے والا بہت بڑا نفع اٹھا سکتا ہے. ان سے بائیبل کے ہر مطالعہ کرنیوالے کو ضرور واقف ہونا چاہئے. کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہے قیمت ۳ر پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے.





سلطان

باب پنجم

دل لگی

محمود جمعہ کب ہو۔ یہ بھی سننا چاہئے۔ آج عیسائی پادری کا وعظ سنا تو مسلمان مولوی کا سننا ضروری ہو۔

سلطان آج پانچویں دن کو ضرور چلیں گے۔

راوی تھوڑی دور گئے تھے کہ سامنے سے لچھمن مل گیا۔

محمود (لچھمن سے) افسوس آج تم ہمارے ساتھ نہ گئے۔ آج ہم نے عجیب عجیب باتیں گرجا میں سنیں۔

لچھمن۔ مجھے کیوں نہ ساتھ لیگئے۔

محمود۔ خیال ہی نہیں آیا۔

لچھمن۔ کیا سنا کچھ مجھے بھی اُس نعمت سے دے دو۔

راوی۔ پھر سلطان نے پادری صاحب کے وعظ کا خلاصہ اُس کو سنا دیا جس کو سن کر لچھمن بہت خوش ہوا۔ مگر افسوس کیا کہ مجھے کیوں نہ ساتھ لے گئے

محمود۔ اس جمعہ کو چار بجے ہمارے ساتھ چلنا۔ قریب والی مسجد میں کوئی مولوی وعظ کریگا اُس کو سن لینا۔

لچھمن۔ اُس کا کیا سننا ہے اور مجھے مسجد کے اندر کون جانے دیگا۔ یہ خوبی صرف مسیحی دین کی ہے کہ ہر ایک اُن کی عبادت میں جا سکتا ہے

محمود۔ دروازہ میں کھڑے ہو کر سن لینا۔

راوی جمعہ کے روز یہ تینوں دوست ملکر مسجد میں وعظ سننے گئے۔ نماز تو ہو چکی تھی۔ وعظ شروع ہونے لگا تھا ابھی ممبر پر مولوی چڑھا نہیں تھا۔ لچھمن تو دروازہ پر کھڑا رہا چونکہ بیٹھنے کو جگہ نہ تھی۔ یہ دونوں آخری صف کے پاس کھڑے ہوگئے مولوی صاحب جیوں ممبر پر چڑھے۔ سلطان اور محمود انہیں دیکھکر کچھ خوف زدہ ہوگئے۔ کیونکہ یہ مولوی صاحب وہی ذات شریف تھے جس کی بزرگی سے مٹھہ مشہور ہوئی تھی۔ اور جس کو سلطان نے ملّٹا کہا تھا۔ مولوی صاحب نے اُن کو اور انہوں نے مولوی صاحب کو تاڑا۔ مولوی صاحب کی یہ حالت تھی کہ غصہ سے بھرے ہوئے پیچ و تاب کھانے لگے۔ کوئی موقعہ نہ تھا ورنہ کچا ہی نگل جاتے بسم اللہ کہکر مولوی صاحب نے یوں وعظ شروع کیا۔

مولویصاحب۔ اے مومنین۔ اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:-

آقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ

قائم کرو نماز کو اور قائم کرو زکوۃ کو۔

اللہ تعالی چونکہ امت احمدی کو پیار کرتا ہے اس کے واسطے سخت احکام جیسے کہ یہود اور نصاریٰ کو تھے نہیں فرمائے۔ یہ امتیں مغضوب اور ضالین ہیں۔ مگر امت احمدی ہدایت یافتہ خدا کی پیاری ہے اسواسطے نماز اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہے۔ نماز سے آسمانی اور بہشتی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ زکوۃ سے دنیوی۔ نصاریٰ کی طرح نہیں کہ فسق و فجور میں پڑے رہنا۔ اعمال حسنہ بالائے طاق صرف کسی یسوع کا کفارہ کافی ہے۔ اور روٹی بھی خدا سے مانگ کر کھائی ہمارے روز ینہ کی روٹی آج ہمیں دے امت محمدی کی خوبی یہ ہے کہ خود سب کچھ کماتی ہے نماز سے گناہوں کی معافی ہے۔ ہر طرح کے گناہوں کا کفارہ نماز ہے جب آدمی نماز کی نیت کرتا ہے تو آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب وضو کرتا ہے تو سب معاف ہو جاتے ہیں۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ ایک زانی کو جو زناہ کر کے مسجد میں آیا اور نماز گذرانی۔ تو حضرت نے خوش خبری دی کہ تیری بدی معاف ہوگئی مال کی زکوۃ نکالنے سے مال بڑھتا ہے برکت ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ۔

زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا
چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور۔

نمازیوں کے واسطے آسمانی بشارتیں ہیں۔ آسمان پر حوریں اُن کے خیر مقدم کو کھڑی ہیں وغیرہ . . . . . .

حاضرین۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

راوی۔ اس خرافات پر سبحان اللہ کا شور سنکر محمود نے لچھمن کی طرف دیکھا تو وہ مسکرایا۔ مولوی تو اُن کی تاڑ ہی میں تھا۔ زور سے چلّا اٹھا کہ دیکھو تم کیسے بے غیرت محمدی ہو خدا کے گھر میں کافروں کو آنے دیتے ہو جو آیات الٰہی سن کر ٹھٹھہ مارتے ہیں۔ وہ کافر بچہ جو دروازہ سے لگا ہے۔ مسخری کرتا ہے۔ اس کو پکڑو۔ لچھمن پکڑو کا لفظ سنتے ہی پاؤں سر پر رکھ کر ایسا بھاگا گویا وہاں تھا ہی نہیں۔ سلطان اور محمود بھی اس خرافات سے جان چھڑانا چاہتے تھے نیز خطرہ تھا کہ مولوی ضرور ہمارے تئے لیگا۔ پکڑو۔ پکڑو۔ کہہ کے اس کے پیچھے بھاگے اور بھی دو چار مسلمان لچھمن کو پکڑنے دوڑے لیکن تھوڑی دور سے واپس آگئے۔ مگر یہ گئے سو گئے یہ تو سیدھے گلی در گلی ہوتے ہوئے لچھمن کے گھر جا پہنچے دم چڑھا ہوا۔ سانس اُلٹ رہا۔ لچھمن کی ماں دیکھکر حیران کہ کیا ہوا۔ آخر جب ذرا دم آیا تو ہنسی سے پیٹ پھولنے لگا ایک دوسرے کو دیکھکر ہنستے ہنستے لوٹ ہو گئے۔

لچھمن۔ میں نہ کہتا تھا کہ مجھے ساتھ نہ لے چلنا۔ کیا لیا۔

محمود۔ سمجھو کہ سستے چھوٹے جو اُن کے ہاتھ آجاتے تو جان کی سلامتی نہ تھی۔

لچھمن۔ تمہارا کیا جاتا مجھی پر آفت آتی۔

سلطان۔ تینوں کی خیر نہ تھی۔ یہ وہی مولوی تھا جس کو میں نے اتوار کے دن ملّٹا کہا تھا۔

لچھمن۔ تبھی تم دونوں کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔

محمود۔ ہاں اور کیا۔ اور اُس کی بیہودہ گوئی سے حاصل کیا ہوا۔

سلطان۔ خاک۔ پادری صاحب کی وعظ اور اس مولوی کی یاوہ گوئی کا مقابلہ آپ کریں۔

محمود۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

لچھمن۔ چلو خیر لوگوں کے تماشا دیکھ لیا

محمود۔ تماشا ہی ہوتا جو ان کے ہاتھ آجاتے۔ شکر کرو۔ بچ نکلے ہو۔

سلطان۔ خدا نے بچا لیا۔ اس اُمت سے کسی غیر مذہب کا بچ نکلنا معجزہ ہی سمجھئے۔

محمود۔ چلو خیر خدا نے سلامت رکھا۔ اس دین اور اُس کے ہادی کو آج سے سلام کرو جو ہو سو ہو۔ منجی کونین یسوع المسیح کی پیروی کرو۔ دنیا جائے تو جائے خدا کا دیدار تو حاصل ہو۔ اس اتوار پھر صبح کو گرجا چلینگے۔

لچھمن۔ اب کے مجھے بھول نہ جانا۔ یا تو جگہ اور وقت مقرر کرو۔ یا مجھے بلا لیجانا۔ تمہارا گھر تو سڑک کے اوپر ہے جہاں سے تم عیسائیوں کو گذرتے دیکھ کر گرجا کا وقت معلوم کر سکتے ہو مگر میرا گھر اور دوکان ایسی جگہ پر ہیں کہ نہ تو گرجا گھنٹہ کی آواز سنائی دے اور نہ کسی عیسائی کا اُدھر سے گذر ہو۔

سلطان۔ اتوار صبح آٹھ بجے ہم کو لاہوری دروازہ پر ملنا۔ لو اب سلام رخصت ہوتے ہیں۔

لچھمن۔ سلام برادران۔

محمود۔ یار وہ ننستے کدھر گیا۔

لچھمن۔ جدھر اخلاق محمدی گیا۔

راوی۔ یہ فقرہ سنکر ہنستے ہوئے اپنے گھروں کو چلدیے۔

خبر ہے کہ ہندوستانی کلیسیاؤں کے برادرانہ اتحاد کو ترقی دینے کے لئے ایک کمیٹی منعقد ہونے والی ہے اُمید کیجاتی ہے کہ تمام مشنوں اور کلیسیاؤں کے قائمقام مقرر کئے جاوینگے۔

باب ششم

جوانا مرگ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

اتوار کے دن تینوں دوست گرجا میں گئے اُس دن کوئی باہر سے پادری آیا ہوا تھا جس نے وعظ کیا۔ وعظ دوزخ اور بہشت پر تھا۔ واعظ نے فرمایا کہ خدا کی حضوری بہشت ہے اور دوری دوزخ ہے۔ بہشتی زندگی کا آغاز اسی دنیا سے ہونا چاہئے۔ یہ جوان سنکر نہایت محظوظ ہوئے روح کی برکتیں اور آسمانی خوشیاں لیکر الیزا کیساتھ ان کے گھر پر گئے۔ تھوڑی دیر ہنسی خوشی کی باتیں کرکے اور اپنے مسیحی اقرار کا اظہار کرکے گھر کو چلے آئے۔

آج تک الیزا کو کبھی محمود کا خیال نہ آیا تھا۔ کہ اس سے شادی کروں۔ مگر آج جو اُس نے مسیحی ایمان کا اقرار کیا تو جی میں ٹھانی کہ اگر یہ جوان مسیحی ہو جاوے تو ضرور اس کیساتھ شادی کروں گی۔ اور رخصت کے وقت عجیب انداز سے محمود کو سلام کیا۔ محمود بھی اگرچہ وہ پہلے والا محمود نہ تھا۔ مگر آخر انسان ہی تھا۔ تاڑ گیا۔ اور ایک باطنی سے عجیب لہجہ میں سلام کا جواب دیا۔ اور ہاتھ ملایا۔

الیزا۔ پھر اب کب ملوگے

محمود۔ جب خدا ملائے۔

راوی۔ وہاں سے رخصت ہو کر مذہبی گفتگو کرتے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ دوسرے دن سکول میں لچھمن نہ آیا۔ کوئی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ شام کو جب یہ دونوں پھر کر واپس آئے تو خیال آیا کہ لچھمن کی بابت دریافت کر چلیں کہ اُس کا کیا ہوا۔ جو آج نہ سکول میں آیا اور نہ پھرنے نکلا۔ جب لچھمن کے محلے پہونچے تو رونے کی آواز آئی۔

محمود۔ کوئی بیطرح رو رہا ہے۔

سلطان۔ شہر بستا ہے۔ کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے۔ دردکھ آیا رو دیا۔ خوشی آئی ہنس دیئے۔

محمود۔ یہ رونا تو بہت غم کا معلوم ہوتا ہے

سلطان۔ شاید کوئی دنیا سے گذر گیا ہے کوئی اپنے عزیزوں کو داغ مفارقت دیگیا۔

محمود۔ ہاں کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مگر میرے دل پر ایک قسم کا صدمہ پہونچ رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عزیزوں میں سے گذر گیا۔ ہو نہ ہو کوئی سکول فیلو ہے

سلطان۔ تم بھی بڑے وہمی ہو۔ سینکڑوں پیدا ہوتے اور مرتے ہیں خبر ہے کون مر گیا۔ کیوں مر گیا ماشاء اللہ عزیز سب بخیریت ہیں۔

محمود۔ آج گلشن سے بوکباب آئی
کسی بلبل کا دل جلا ہوگا۔

سلطان۔ اچھا آپ یہیں ٹھہریں اسی محلے سے رونے کی آواز آرہی ہے میں خبر لاتا ہوں۔

محمود۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔

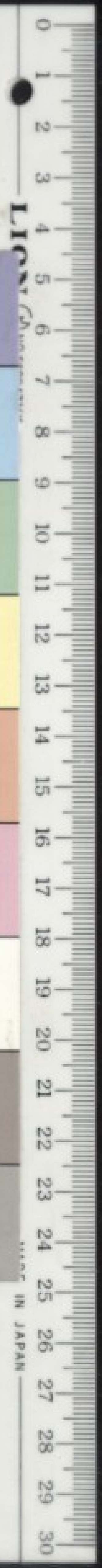
راوی۔ دونوں رونے کی آواز پر پہونچ گئے جاکر پوچھا کہ:-

سلطان۔ کیوں بھئی یہاں کیا ہوا ہے جو ایسی آہ بکا مچ رہی ہے۔

ایک۔ رام کا چھوڑا پورا ہو گیا ہے۔

راوی۔ یہ سنتے ہی دونوں دھک سے کلیجہ تھام کر رہ گئے۔ یہ مرنے والا وہی لچھمن ان کا دوست تھا سوائے حسرت کے وہی لچھمن جو ابھی کل گرجا میں اُن کیساتھ تھا۔ آج ہے نہیں بیچارے کو کیا ہوا۔ جو ایسی جلدی گزر گیا کیسا خوبصورت ہونہار۔ جوان اسکی نابالغ بیوی جسکا کوئی حال دیکھے ہائے کس طرح پتھروں سے سر پھوڑ رہی ہے۔

سینہ از تغابن سنگ مے زد۔
تمانچہ بر رخ گلرنگ مے زد۔



مراسلات

دو اندھے

متی ۲۰ باب

دو اندھوں کے بیان پر اس وقت غور کریں گے جنہوں نے ریحو میں خداوند یسوع مسیح سے بینائی پائی۔ لکھا ہے کہ جب یسوع ریحو سے نکلتا تھا تو بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی۔ اور دیکھو دو اندھے جو دریا کے کنارے بیٹھے بھیک مانگ رہے تھے۔ وے بھیڑ کی آواز سن کر دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یسوع ناصری جا رہا ہے۔ تو اندھوں نے چلا کر کہا کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لوگوں نے انہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن وے اور بھی چلا چلا کر بولے کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ یسوع نے جب سنا تو کھڑا ہو گیا اور انہیں بلا کر کہا کہ تم کیا چاہتے ہو جو میں تمہارے واسطے کروں۔ اندھے اپنا کپڑا پھینک کر اچھل پڑے اور کہا کہ اے خداوند ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں یعنی اندھاپن جاتا رہے۔ یسوع کو یہ بات سنکر ترس آیا اور اندھوں کی آنکھوں کو چھوا اور کہا کہ دیکھنے لگو تمہارے ایمان نے تمہیں چنگا کیا۔ اور وے فوراً دیکھنے لگے اور خداوند کی بڑائی کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔

اس بیان سے بڑی تعلیم ملتی ہے اندھوں نے پہلے یسوع کی نسبت سنا کہ وہ جا رہا ہے اور تب چلا چلا کر کہا کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ پکارنے سے پہلے اندھوں میں تین باتیں پائی گئیں یعنی پہچان۔ ایمان اور قدر

اول پہچان۔ پہچان میں دو باتیں شامل ہیں پہلے اپنی پہچان اور دوسرے یسوع کی پہچان اپنی پہچان یہ کہ ہم اندھے ہیں۔ خلقت کا خوشنما نظارہ ہمارے لئے بیکار ہے دل میں خوشی جو آنکھوں کی روشنی کے سبب ہوتی ہے نہیں ہے۔ اندھے پن سے محتاجی اور چلنے پھرنے میں دقت ہے مسیح کی پہچان یہ کہ وہ خدا قادر ہے۔

دوئم ایمان۔ اندھوں میں پورا ایمان تھا کہ وہ قدرت والا ہے۔ ذرا بھی شبہ نہ تھا کہ وہ آنکھیں نہیں کھول سکتا ہے۔

سوم۔ یسوع مسیح کی قدر تھی۔ یہ تینوں باتیں چلانے سے قبل پائی گئیں یعنی پہچان۔ ایمان اور قدر تب اُن کے چلانے کو یسوع نے سنا۔ چلانے سے اُن کی بڑی آرزومندی معلوم ہوتی ہے۔

خدا کا لاکھوں لاکھ شکر کہ اُس نے ہم سب کو جو گناہ کے سبب سے اندھے تھے بینا کیا پر اگر کوئی ہے جو کہ اب تک اندھا ہے خدا کے کلام کو پڑھے اور یسوع مسیح کی نسبت سنے اور اُسے پہچانے اور اُس پر ایمان لاوے اور اُس کی قدر کرے ضرور بینائی پاویگا۔ گناہ انسان کو بالکل اندھا بنا دیتا ہے دیکھئے خدا نے ہمارے اندر ایک ضمیر رکھی ہے جو کہ ہم کو برائی کرنے کو منع کرتی ہے اگر ہم اُس کا کہنا مانتے رہیں تو وہ برابر روشن رہتی ہے اور اپنا کام کرتی رہتی ہے یعنے اچھے کام کرنے کو ہمیں ترغیب دیتی ہے اور بُرے کام کرنے کو منع کرتی ہے پر اگر ہم ضمیر کا کہنا نہ مانیں اور بار بار ضمیر کی حکم عدولی کریں تو پھر وہ کبھی ہم کو بُرا کام کرنے سے نہیں روکتی اور نہ ہم کو ملامت کرتی ہے۔ کیا سبب ہے کہ لوگ گندے اور گھنونے کام کرتے ہیں پر اُن کی ضمیر اُن کو منع نہیں کرتی اور نہ ملامت کرتی ہے سبب یہی ہے کہ گناہ کرتے کرتے اُن کی ضمیر اندھی ہو گئی ہے۔ بیشک گناہ انسان کی اندرونی آنکھوں کو پھوڑ ڈالتا ہے اور گنہگار کو اندھا بنا دیتا ہے پھر دیکھئے خدا نے انسان میں تین بڑی اور زبردست قوتیں رکھی ہیں۔ یعنے عقل کی قوت مرضی کی قوت اور محبت کی قوت۔ یہ تینوں گنہگاری کی حالت میں اپنا کام درست نہیں کرتی ہیں کیا سبب ہے کہ خدا کی پہچان جاتی رہتی ہے؟ سبب یہ ہے کہ گناہ سے عقل ایسی بگڑ جاتی ہے کہ خدا کی پہچان جاتی رہتی ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان خدا کی مرضی پر چلنا پسند نہیں کرتا ہے بلکہ اپنی مرضی پر چلنا پسند کرتا ہے؟ سبب یہ ہے کہ گناہ سے انسان خود سری اور خود غرضی یعنی اپنی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے کیا سبب ہے کہ ہماری محبت خدا سے ہٹ جاتی ہے اور خدا سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے؟ کیا سبب ہے کہ انسان۔ انسان کا ہلاک کرنے والا نبجاتا ہے؟ سبب گناہ ہے سو گناہ ہماری ضمیر ہماری عقل ہماری مرضی اور ہماری محبت کو اندھا بنا دیتا ہے۔ عزیزو اپنے تئیں پہچانو یہ ضروری بات ہے کیونکہ اگر بیمار اپنے تئیں بیمار نہ جانیں۔ کیونکر وہ اپنا علاج کریگا۔ اور تب یسوع مسیح کو پہچانو۔ کیا سبب ہے کہ لوگ یسوع مسیح سے بینائی نہیں پاتے؟ سبب یہ ہے کہ پہچانتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک مسافروں کا جہاز سمندر میں کھاری پانی پر جا رہا تھا لوگ پیاسے تڑپ رہے تھے۔ کھاری پانی کے خیال سے سمندری پانی کو نہیں پی سکتے تھے اُن لوگوں نے اپنے سامنے ایک اور جہاز آتے ہوئے دیکھا اور جب قریب آگیا۔ اُس جہاز کے مسافروں سے چلا چلا کر کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہیں جلد ہم کو میٹھا پانی پینے کو دو۔ ان لوگوں نے کہا کہ تمہارا جہاز میٹھے پانی پر چل رہا ہے اپنے اپنے برتنوں کو بھرو اور پیو اور پیاس بجھاؤ۔ تب اُن لوگوں نے پانی پیکر اپنی اپنی پیاس بجھائی۔ کیا سبب ہے کہ یہ لوگ دیر تک پیاسے مرے؟ سبب یہ ہے کہ انہوں نے سمندری پانی کو نہیں پہچانا۔ سو مسیح کی پہچان بڑی ضروری بات ہے۔

دوم۔ ایمان۔ ایمان پورا ہونا چاہیے کہتے ہیں کہ امریکہ دیس میں ایک مرتبہ کال پڑا۔ لوگوں نے ٹھہرایا کہ ایک جگہ ہم سب ملکر پانی کے لئے خدا سے دعا کریں۔ ایک چھوٹی لڑکی بھی دعا کرنے کو چلی اور ہمراہ چھاتا بھی لے چلی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ چھاتا کیوں لئے جاتی ہو جواب ملا کہ جب ہم سب خدا سے دعا کرنے جا رہے ہیں ضرور پانی گریگا۔ ایمان ہو تو ایسا ہو۔

سوم قدر۔ اندھوں نے مسیح کی قدر کی۔ کہتے ہیں کہ ایک لڑکے کی آنکھیں دُکھنے آئیں۔ اس نے اپنی ماں سے

کہا۔ ماں اس کو اسپتال لگئی۔ وہاں سے اچھی دوا لیکر واپس گھر آئی اور میز پر رکھ دی بیٹے سے کہا کہ تم دن میں ۳ مرتبہ اپنی آنکھوں میں ڈال لیا کرو۔ ماں یہ کہکر چلی گئی۔ لڑکے نے اُس کی غیر حاضری میں دوا اُٹھا کر پھینک دی۔ متواتر کئی روز تک ایسا ہی ہوتا رہا لڑکے کی آنکھیں زیادہ خراب ہوتی گئیں یہاں تک کہ سوجھائی بھی نہ دینے لگا۔ تب اُس نے ماں سے کہا کہ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ ماں اُس کو ہمراہ اسپتال لیکر گئی جب ڈاکٹر نے دیکھا تو کہا کہ آنکھیں جاتی رہیں۔ علاج بیفایدہ ہے۔ اگر وہ لڑکا دوائی کی قدر کرکے استعمال کرتا تو آنکھیں نہ پھوٹتیں۔ سو اگر اپنی پہچان مسیح کی پہچان اور ایمان اور قدر کیساتھ چلا چلا کر پکاریں کہ اے خداوند ابن داؤد۔ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر وہ ہماری چلاہٹ کی آواز سنکر ترس کھاویگا اور ہم کو بینائی بخشیگا

اندھوں کے بیان پر ایک بات اور غور طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اندھے مسیح کو پکارتے تھے کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر تو لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن جب لوگ اندھوں کو ڈانٹتے تھے کہ چپ رہیں۔ تو اندھے اور زیادہ زور سے چلا چلا کر کہتے تھے کہ اے خداوند ابن داؤد۔ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر اب بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب گنہگار لوگ یسوع کے پاس آنا چاہتے ہیں تو اور لوگوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ لوگ ابن داؤد کے پاس نہ جاویں۔ تب کیا لوگوں کو خاموش ہو جانا چاہئے اور اُن کے ڈرانے سے ڈر جانا چاہئے ہرگز نہیں بلکہ اور زیادہ کوشش کرنا چاہئے۔ تاکہ یسوع مسیح کے نزدیک پہونچ جاویں جیسا کہ اندھوں نے کیا۔ ایک بات اور قابل بیان ہے کہ جب اندھوں نے یسوع کو چلا چلا کر پکارا اور یسوع نے سنا تو کھڑا ہو گیا اور انہیں اپنے پاس بلایا تو اندھے اپنا کپڑا پھینک کر اُچھل پڑے اور ایکدم اُس کے پاس گئے۔ ہم کو بھی کچھ پھینکنا ہے یعنی خودی وغیرہ۔ اور تب جس طور سے کہ اندھے اُچھل پڑے اور ایکدم یسوع کے پاس گئے۔ ہم کو بھی فوراً اُس کے قریب جانا چاہئے کبھی کبھی ہم غفلت کرتے ہیں اور جھٹ پٹ اُس کی آواز کے شنوا ہو کر اُس کے پاس نہیں جاتے ہیں۔ اور تب نقصان اُٹھاتے ہیں کچھ برس گذرے جبکہ امریکہ اور اسپین میں لڑائی ہو رہی تھی۔ اسپین کے جنگی جہاز وہاں آگئے ہوئے۔ امریکہ والوں کی طرف جا رہے تھے اور چلتے چلتے دن ڈھلگیا رات کی تاریکی چھانے لگی۔ اسپین والوں نے کہا رات بھر ٹھہر جاویں صبح کو چڑھائی کریں گے۔ پر امریکہ والے جو کہ ۰۰ میل کے فاصلے پر تھے راتوں رات وہاں آگئے ہوئے پہنچ آئے اور اسپین والوں پر ایکدم سے حملہ کرکے ہلاک کر دیا۔ سو غفلت ہلاکت کو پہونچاتی ہے۔

اب آخر میں یہ لکھنا کہ جب اندھے دیکھنے لگے تو خداوند کی بڑائی کرتے ہوئے یسوع مسیح کے پیچھے پیچھے ہو لئے خدا کا شکر کہ اُسنے اپنے پیراؤں کی اندرونی آنکھوں کو جو گناہ کے باعث اندھی تھیں کھولا ہے اب لازم یہ ہے کہ اندھوں کی طرح خداوند کی بڑائی کریں اور اُس کی تعریف میں خوشی سے للکار گرمجوشی کیساتھ غزلیں گاویں اور جب تک جئیں یسوع مسیح کے نقش قدم پر چلیں۔ خدا ہم سب کی مدد کرے۔ آمین

راقم پادری۔ پی۔ سی فسک۔ ام۔ ای مشن ڈیرہ دون۔

آریہ سماج کا مطالعہ

اٹھارھویں صدی کے آخری حصے میں جو مذہبی اور سوشیل جوش شمالی ہند میں پھیلا اُس کا سبب زیادہ تر سوامی دیانند سرسوتی کے وہ اصول تھے جن کو آریہ سماج نے اپنے مذہب کی بنیاد سمجھ کر تمام ہند میں پھیلایا سوامی دیانند کے مذہبی پلیٹ فارم پر اُس وقت ظاہر ہوئے جبکہ تعلیم یافتہ ہنود ایک حق پرست مذہب اور انگریزی فیشن کی سوسائٹی کے خواہاں تھے اہل ہنود کی تعلیم یافتہ جماعتوں نے عام ہندوازم کے اصولوں پر اپنے ایمان کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ اور بے دینی وجہالت کے دائرے میں مقید ہو رہے تھے اور دلی شانتی کے حصول میں مسیحیت کو قبول کر رہے تھے۔ گو کہ یہ برہمنوں کے نزدیک ایک ناقابل برداشت بات تھی۔ مگر چونکہ مسیح کی تعلیم ان پر ایک عجیب اثر ڈال رہی تھی وہ اُس کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

اس ہندوانہ خیال کے نازک وقت میں دیانند ایک ایسا مذہب لیکر ظاہر ہوا کہ جو بت پرستی سے بالکل پاک تھا اور قومی بدیوں سے بالکل الگ کیا ہوا تھا جس کے تعلیم یافتہ ہندوؤں سے مخالف تھے اس نے اس مذہب کو سائنس کے بین بین بنا دیا جس سے سینکڑوں تعلیم یافتہ لوگ اس کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ چونکہ ایسے موقع کا انتظار ہندوؤں کی گری ہوئی حالت میں ہو ہی رہا تھا پس دیانند کی دانائی بڑی حکمت سے اپنا کام کر گئی۔

سوامی دیانند کی ذہنی قوت اور غیر معمولی طاقت اور اُس کی سنسکرت زباندانی اور زیرکی نے اُسے موجودہ وقت کا ہیرو بنا دیا اس نے ایک اعلیٰ ویدانگی صورتیں بکر جو کہ عجوبہ معلوم ہوتی تھی بکھیر دیئے اور اس دانائی سے کام کیا کہ جس سے اس کے مخالف ہنود بالکل مطیع ہو گئے اور وہ جان میں کامیابی کیساتھ اپنا کام کرتا رہا اور وہ جوش جو اس کے دل میں بھرا ہوا تھا اس کی حین حیات میں پورے اثر کے ساتھ پھیلتا رہا حتیٰ کہ اس کے دو دشمنوں کے ہاتھ سے بے رحمی کی موت اس کا نتیجہ ہوا۔ یہ بات کہ ایک برہمن جو ایسے برکات سے بخوبی بہرہ ور ہو اور سبب طرقول سے مشہور ہو اگر وہ خود انکاری سے ایسے کام میں لگے جس کو وہ سچ سمجھتا ہے۔ از خود کا رکن ہے۔ سوامی کی موت کے بعد اس کے پیرؤں میں سے اعلےٰ اعلیٰ واعظوں نے اس کے عقیدے پھیلائے اور پُرجوش کتابیں لکھیں یہاں تک کہ ساتن دھرمیوں نے انھیں بہت تکلیف دینا شروع کر دیا اور لیکھرام جو کہ ایک مشہور آریہ واعظ تھا کسی شخص کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ تمام باتیں اس تحریک کو زیادہ بڑھانے اور ترقی دینے کا باعث ٹھہریں۔

آریہ سماج کے پیشوا جیسا اس سوسائٹی کا نام تھا چونکہ صاحب علم تھے انہوں نے فوراً قومی تعلیم کے قانون جاری کئے اور پنجاب میں آریہ سکول قائم کئے اور اس کے مرکز میں ڈی اے وی کالج قائم کیا جس سے بہت تعلیم یافتہ ہندوستانی ہوئے۔ چنانچہ موجودہ وقت میں آریہ سماج پانچ دریاؤں کی زمین میں کچھ کم اثر پذیر نہیں ہے۔

مردانہ تعلیم کیساتھ بھی انہوں نے تعلیم نسواں کی طرف بھی بڑی سرگرمی کیساتھ توجہ کی اور اب شمالی ہند کے ہر ایک قصبے میں آریا کنیا پاٹھ شالہ موجود ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ آریہ سماج کی ہمدردی کی کوششوں میں امداد قحط سالی۔ یتیم خانے اور کانگڑے کے زلزلے کی امداد نے اس سوسائٹی کی تمام شہرت میں بڑی مدد کی ہے اور بہت سے یتیم خانے جو انہوں نے قائم کئے ہیں سناتن دھرمیوں میں محبت اور بزرگی کا ثبوت دے رہے ہیں اور ان پر اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں کہ آریہ ان کے کمزوروں اور گمراہوں کے محافظ ہیں اور وہ ان کے بیشمار لوگوں کو عیسائی مشنریوں اور ان کے یتیم خانوں سے بچا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آریہ سماج کی ایسی پرجوش محنتوں سے ہندوستانیوں کے دلوں میں خیال پیدا ہوا ہے کہ یہ ایک مذہبی اور پولیٹیکل فرقہ ہے اور نہ تو یہ سوامی دیانند کی مذہبی تعلیم ہے اور نہ ہی اس کا قومی مقصد ہے جو وہ عام ہندو دلوں میں پیدا کرتا ہے یہ صرف اس کے پیشواؤں کی قومی ہوشیاری ہے جو اس طرح جوش پیدا کر رہی ہیں۔ اس تحریک کی ایسی ترقی کا ذکر کرنے اور اس کی طاقت کے سامانوں کو سوچکر ہم اس سوسائٹی کی خاص تعلیم پر چند بحث کرینگے

اس وقت جبکہ آریہ سماج وجود میں آیا۔ کثیر التعداد آدمی سنسکرت زبان سے بالکل بے بہرہ تھے اور اس خاص بات سے دیانند کو ویدوں کے منتروں کا اپنی از خود مرضی سے جس طرح چاہا تاویل کرنے کا موقع ملا اور تمام باتوں کا جو اس کے مفید طلب نہ تھیں اپنے مطلب کے مطابق بیان کیا یا ان کی تردید کی وہ طریقہ جو اس نے ترجمہ کرنے میں قدیم سائنٹفک کیساتھ ملا دیا ہے بہت عجیب ہے اور اس کی بابت بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔

دیانند سوامی کے لئے یہ بات بالکل سچ تھی کہ ہر چیز ویدوں میں موجود ہے لیکن وہ اس سے زیادہ بڑھکر اور عجیب تاویل کرکے اپنے آپ کو اور اوروں کو عجیب دھوکا دیا کہ ہر ایک بات جو جاننے کے لائق ہے اور نیز نئی ایجاد و سائنس کے مطابق جو کچھ ہوئیں وہ وید ہی کی بدولت ہے۔ دھواں کش ریلوے۔ اور سٹیم بوٹس سب کچھ پہلے معلوم تھے اور وید کے شاعروں کو ان کا علم تھا۔

لیکن نہایت عجیب بات ان کے مسائل کے مشاہدات کی بابت ہے۔ دیانند نے بیان کیا ہے کہ چار وید کبھی پورے طور سے ترجمہ نہیں کئے گئے اور نہ ہی ان کا ترجمہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کتابیں خدا کی طرف سے ہیں اور یہ ایسی کامل زبان میں ہیں کہ جن کا خیال و زبان کسی اور بولی میں ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہر ایک عقل والا آدمی خیال کر سکتا ہے کہ کیا خدا کوئی ایسی کتاب بھیج سکتا ہے جو لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو اور لوگ اُسے سمجھ نہ سکیں اور وید اپنے ہی مکاشفات کے مس میں نہیں آتے لہذا وہ مفید عام نہیں بن سکتے اس کے برعکس دین عیسوی کی کتابیں مشاہدات کا ایک مختلف خیال پیش کرتی ہیں کہ مسیحی نوشتے عنقریب تمام مشہور زبانوں میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک آدمی اُسے اپنی زبان میں پڑھ سکتا ہے

علاوہ اس کے وید بذاتہٖ ہی خود نامکمل ہیں کیونکہ وہ اپنے مذہبی مسائل کے بیان میں اتفاق نہیں رکھتے جیسا کہ مسیحی کتب مقدسہ رکھتی ہیں بلحاظ مسیح کی اس پاکیزگی کے جو سب سے اعلےٰ اور عمدہ اخلاق کا نمونہ ہیں۔ آریہ اس بات کو اپنے مذہب کی تجلی مانتے ہیں کہ وہ کسی آدمی کی زندگی پر مبنی نہیں ہے لیکن ایک ایسا مذہب جس کی تعلیمات عملی نہیں۔ ایک بالکل بے جان مذہب ہے

ایک آدمی جس نے مسیحی مذہب اور اس کے نوشتوں پر غور کیا ہے وہ انکو بخوبی سمجھ سکتا ہے اس بات کا سبب کہ کیوں دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد ویدوں پر ڈالی یہ تھی کہ اس نے دیکھا کہ ہر ایک ہندو کم و بیش ویدوں کی عزت کرتا ہے اور اس نے معلوم کیا کہ مختلف ہندوؤں کے گروہ اسی بنیاد پر ایک ہو سکتے ہیں پس اس امر کے بارے میں انہوں نے حکمت کو استعمال کیا تاکہ مذہبی صداقت کو ویدوں نے اس کو وہ سامان دیدیا جو کہ ہندوازم کی مردہ لاش کو قومی زندگی کے سامان دے سکتا تھا۔ ویدانت ازم اور برہمو ازم نے ہندوؤں کی قومی عظمت کی تاثیر کو پیدا نہ کیا کیونکہ ان میں اختلاف تھا۔ مگر دیانند کی تعلیمات میں یہ نقص نہیں تھا کیونکہ اس نے کسی چیز کو نہ مانا جس کا اتفاق ویدوں کے ساتھ نہ ہو۔ ایک ہی بات کو تسلیم کر لینا اور اس پر کاربند ہونا آریہ سماج کی قومی عظمت کی کلید تھی۔ اس تنگ ایمانی نے ایمان کی وہ آرزو وکسی پیدا کی جو کہ سرگرمی کو بڑھانے کے لئے ہر مذہب کے معتقد کے لئے ضروری ہے

آریہ سماج نے خدا کی نہایت ضروری صفات کا انکار کیا ہے وہ ایک محبتی یا آسمانی باپ کا یقین نہیں کرتے جو کہ گنہگاروں کو بچانا چاہتا ہے اسی لئے توبہ کا مسئلہ ان کے اعتقاد میں نہیں ہے اور دعا ان کے عقیدے میں کوئی قدر نہیں رکھتی جیسا کہ ایک مسیحی کے نزدیک وہ یہ مانتے ہیں کہ خدا آدمی کو بخش نہیں سکتا اور آدمی صرف کرموں کے ازلی قانون کیساتھ پابند ہے اسلئے آدمی خدا سے کیوں کچھ مانگے اور یہی بحث آریہ و دیگر ہنود کرتے ہیں دعا کا مسئلہ مسیحیوں کے درمیان بہت مروج ہے اور یہ مسیحی زندگی کا ایک خاص مدعا ہے۔ دیانند نے روح۔ مادہ اور خدا کی ازلیت مانی ہے لیکن وہ اس کو نہیں سمجھتے کہ جب مادہ اور خدا دونو ازلی ہیں تو خدا کی ازلیت لاثانی نہیں رہی۔ دیانند نے کہا کہ دنیا کا نیستی سے پیدا کرنا خدا کے لئے ناممکنات میں سے ہے لیکن وہ اس کو بھول گئے۔ کہ جو کچھ آدمی کے آگے ناممکن ہے وہ خدا کے نزدیک ممکن ہے دیانند نے اپنے وعظ میں دکھلایا کہ۔ مادہ۔ روح اور خدا ازلی ہیں یعنی



ہیں بکل رعایا اُن کی دل سے مدح خواں ہے واقعی جناب صاحب ممدوح ایک حقیقی مسیحی کی تصویر ہیں۔ اگر ایسے حاکم ہندوستان میں ہوں تو تمام سڈیشن اور رعایا کی مخالفت آج دور ہو جاوے۔ مسیح کے ایسے جان نثار حاکم کہاں ہیں۔ مجال کیا کہ کسی اتوار کی عبادت میں ناغہ ہو اگرچہ یہاں کوئی انگریزی پادری نہیں۔ مگر صبح کی عبادت اسٹیشن چرچ میں خود انگریزی میں کرتے اور وعظ ہندوستانی میں یہاں کے مشن کا واعظ کرتا اور شام کو ہندوستانی میں عبادت اور وعظ بھی واعظ کرتا۔ اور صاحب بہادر معہ میم صاحبہ اور خاندان کے برابر تشریف لاتے۔ ان کے سبب سے یہاں کی کلیسیا میں بڑی رونق تھی۔ مسیحیوں کو خاصکر اُن کی جدائی کا بہت افسوس ہے اب وہ یہاں سے انبالہ کو تشریف لے گئے ہیں۔ خداوند یسوع اُن کو سلامت رکھے امید ہے کہ وہاں کے مسیحی اُن سے بہت فیض پاوینگے ان کے بجائے یہاں پر پنڈت ہرکشن کول صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر تشریف لائے ہیں۔ وہ بھی بے تعصب اور منصف مزاج خوش اخلاق اور مہربان حاکم ہیں۔ اُمید ہے کہ ضلع مظفر گڈھ کے ہندو مسلمانوں میں وہ میل کا باعث ہونگے کیونکہ یہاں ہندو مسلمانوں میں پارٹی فیلنگ کا بہت زور رہتا ہے جو مسٹر سائیکس کے آنے سے دور ہو گیا تھا۔ ہم بھی دل سے پنڈت صاحب کو خیر مقدم کرتے ہیں۔

اے آمدنت باعث آبادی ما۔

نامہ نگار

ملتان میں پلیگ

افسوس ہے کہ ملتان شہر میں پلیگ شروع ہو گئی۔ اب ارد گرد کے شہروں کی شامت آنے لگی ہے ملتان سے دھڑا دھڑ خلقت بھاگنی شروع ہو گئی ہے۔ سینکڑوں روز مظفر گڈھ اور اردگرد کے قصبوں میں چلے آ رہے ہیں خدا فضل کرے۔



مولوی حسام الدین حسین صاحب مرحوم

افسوس صد افسوس یہ عزیز بھی چل دیئے ہم پیچھے ماتم کرنے اور نوحہ لکھنے کو رہ گئے۔

مرحوم ہندوستان کے لائق و دیندار پرانے مسیحیوں کی یادگار تھے شریف محمدی خاندان سے کنورٹ تھے احاطہ بمبئی کی ایک اسلامی ریاست کے رہنے والے تھے عمر رسیدہ اور بہت بزرگ دیندار سچے مسیحی کی تصویر تھے۔ مولانا صفدر علی صاحب مرحوم کے ہمزلف تھے اور ہم خیال بھی۔ فری چرچ آف سکاٹلینڈ سے تعلق رکھتے تھے لیکن کسی کلیسیا کے مسیحی سے اُن کو تعصب نہ تھا۔ سب کو وہ اپنا بھائی سمجھتے تھے۔ وہ صاحب تصنیف تھے انہوں نے اپنے قلم سے خداوند کی بہت خدمت کی جس پہلو سے وہ کشف الحقائق میں اسلام کے سامنے المسیح کو پیش کرتے تھے وہ اُنہی کا حق تھا۔ مسلمان اس کو بڑے شوق سے پڑھتے اور انکی سچی طبیعت کی داد دیتے تھے۔ مرحوم صوفی مسیحی تھے۔ تصوف کی چاشنی خوب لگی ہوئی تھی مسیحی تصوف کے دلدادہ تھے بہت عرصہ سے بیچارے بعارضہ ضیق النفس بیمار رہتے تھے کئی بار کشف الحقائق جاری کیا اور بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ عزیز مرحوم اگرچہ دائم المریض تھے مگر زندہ تھے۔ زندگی کے سوتوں سے پیتے تھے اور ہری چراگاہوں میں چرا کرتے تھے۔ خدا مرحوم کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

ر۔ م۔ و

مظفر گڈھ میں نانک پنتھیوں کا جلسہ

ماہ فروری کے آخر میں مظفر گڈھ میں خالصہ صاحبان کا ایک پر رونق جلسہ ہوا جس میں اچھے اچھے اپدیشک اور لکچرار دور دور سے آئے۔ ۳ دن اچھی رونق رہی۔ یہ اُن کا مذہبی جلسہ تھا۔ کسی قسم کی پولیٹیکل بات چیت سننے میں نہیں آئی۔ گذشتہ سال جب بھی جلسہ ہوا تھا تو کوتاہ اندیش مخالفوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس پرچہ چڑھا دیا تھا کہ سکھوں کا پولیٹیکل جلسہ ہونے والا ہے جس کے سبب کچھ بدمزگی سی ہو گئی تھی۔ امسال کسی قسم کی گڑبڑی نہ ہوئی۔ لکچراروں میں ایک عفت مآب سکھ لیڈی بھی تھی۔ مائی رام کور۔ بڑی نقاد جب اس نے بولنا شروع کیا تو پانی کی طرح رواں ہو گئی اب اس کا ٹھہرانا مشکل تھا۔ بڑی مشکلوں سے اس کو وقت کی پابندی کے خیال سے روکا گیا جس پر وہ ناراض بھی ہو گئی۔ میں نے سکھ صاحبان سے کہا کہ بہت اچھا بول رہی ہے بولنے کیوں نہیں دیتے تو انہوں نے کہا کہ وقت تھوڑا ہے اور بھی کئی ایک بولنے والے ہیں۔ اس کا وقت ہو چکا ہے۔ اگر اس کو روکا نہ جاوے تو پھر یہ تو کل اس وقت تک چپ نہ ہوگی۔ اچھی ہمت والی اور دلیر لکچرار ہے اُس کے لکچر میں کوئی خاص نئی بات تو نہ تھی۔ مگر یہ تو نئی بات تھی کہ ایک سکھ عورت کا ہزار آدمیوں میں بے دھڑک بولنا یہ سکھ قوم کی ترقی کی دلیل ہے جو مسلمانوں کے نصیب نہیں اور نہ ہوگا۔ مائی رام کور کا لکچر پنجابی زبان میں تھا۔ بہت فصیح پنجابی بولتی تھی مگر گرنتھ اس کو اس طرح یاد ہے جس طرح کسی اندھے کو قرآن یاد ہوتا ہے اس کے لکچر میں خدا اور نانک کی تعریف۔ نیک اعمال۔ بت پرستی کی تردید کا ذکر تھا لیکن اس نے ایک عجیب شلوک گرنتھ صاحب سے سنایا۔ جو تناسخ کی تائید میں تھا میرا خیال تھا کہ گرو نانک کی تعلیم تناسخ کے خلاف ہے۔ بجز سکھی مذہب سناتن دھرم کا ایک فرقہ ہے۔

ایک دن ایک گھنٹہ دھرم چرچا ہوا جسکے لئے بھی مقرر تھا خاصکر آریوں کو چیلنج دیا گیا تھا پنڈت ٹھاکر رام آریہ اپدیشک نے سکھوں کی رسم شادی پر اعتراض کیا کہ شادی کم سنی میں بھی

سے کرتے ہو۔ جیسا یہ فضول سوال تھا ویسا ہی بھائی گردیار سنگھ نے فضول جوابدیا۔ ایسی بے مزگی ہوئی کہ سب حاضرین اور سامعین بے لطف ہو گئے۔ ایک گھنٹہ وقت تھا۔ جو بالکل ضایع کر دیا گیا۔ کچھ حاصل نہ ہوا۔ ہندو مسلمان سکھ سب دونوں کی تقریر سے کشیدہ ہو گئے میں نے بہتیرا کہا کہ مجھے بھی دس منٹ بولنے کی اجازت ہو میرا بھی ایک سوال ہے جوابدیا جائے یہی جواب ملا کہ وقت نہیں میرا یہ سوال تھا کہ گرو نانک فرماتے ہیں کہ۔

ناس صورت نانک ناں۔ کری گستا درگاہ فرماں۔

تو پھر نانک صاحب ست گر کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اور جس ست گر کا گرو نانک گرنتھ صاحب میں ذکر کرتے ہیں وہ گرو کون ہے مگر افسوس کہ میری کسی نے نہ سنی۔ کہ وقت نہیں۔

ہم سکھ صاحبان کی تعریف کرتے ہیں کہ اس روشنی کے زمانہ میں وہ اچھی ترقی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے لکچروں میں کسی مذہب پر حملہ نہیں کیا آریوں کی طرح کسی کو برا نہیں کہا صرف سکھوں کو تعلیم دیتے رہے کہ گرنتھ کے انوسار چلو۔ (واعظ)

ضرورت

۳   ۲

لڑکوں کے سکولوں کیلئے کئی لائق استادوں کی ضرورت ہے جو اردو انگریزی میں اچھی مہارت رکھتے ہوں اور میٹریکیولیشن پاس شدہ اور مڈل پاس شدہ ہوں تنخواہ اور ملازمت کی شرائط وغیرہ کی نسبت پادری ایچ۔ جے سمتھ چرچ مشنری سوسائٹی اورنگ آباد دکھن سے دریافت کرنا چاہیے۔

ضرورت

۲   ۲

نیوں مشن کے لئے ایک کا بہتر مد بیعنے ترجمی ترکمان ای کی ضرورت ہے اپنی درخواستیں معہ اسناد کے میرے پاس بھیدیں اور یہ بھی تحریر کریں کہ کم سے کم کسقدر تنخواہ منظور کریگا۔

المشتہر ڈاکٹر ٹی۔ ایل پنیل پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول بنوں۔

رسید زر

۱۹۰۹ء

پادری ڈبلیو اے گارڈن — عہ
" اے پی کیلسو — عمر
" ایس گلم — عمر
" اے سی کلارک — عہ
مسٹر ٹی۔ ایم۔ لاورس — عہ
ڈاکٹر آئی یوناصر — ے
مسٹر جی ڈبلیو میکلین — عمر
پادری ڈاکٹر ڈبلیو ہنلی — عہ
لالہ درگا داس — عہ
ڈاکٹر جے ہنجنسن — عہ
ڈاکٹر موجی رام — عمر
مسٹر جارج کریم اللہ — عمر
پادری ایچ۔ الیف بوٹل — عمر
بابو ٹی جیمین — عمر
پادری ای۔ ایل پورٹر۔ (د) — عمر
" گھنشی سنگھ — عمر
مسٹر ایم یعقوب — عمر

پچھلے دنوں کی بات ہے کہ کولمبو میں ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ دار مسٹر پارسنز صاحب ایسے گم ہو گئے کہ باوجود سرگرم تحقیقات و تلاش کے کچھ پتہ نہیں لگا۔ حتیٰ کہ ان کی لاش بھی کہیں نہیں ملی ہے۔ صاحب موصوف سررشتہ معدنیات کے افسر اور کانوں کے علم میں ماہر تھے۔ اب حال میں ایک جادوگر نے اپنے کرتبوں کا تماشہ دکھایا۔ اور اسی کے دوران میں کہا کہ جادو کے زور سے وہ مسٹر پارسنز کا پتہ لگا ئیگا اور کہا کہ ایک آدمی اس کیساتھ دیا جائے چنانچہ ایک کنسٹبل کے ہمراہ وہ ایک پہاڑی کے جنگلات کو روانہ ہوا ہے اور سب لوگ شوق سے منتظر ہیں۔ زوار والیہ اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوگا جادوگر کا یہی نام ہے۔ (عام)

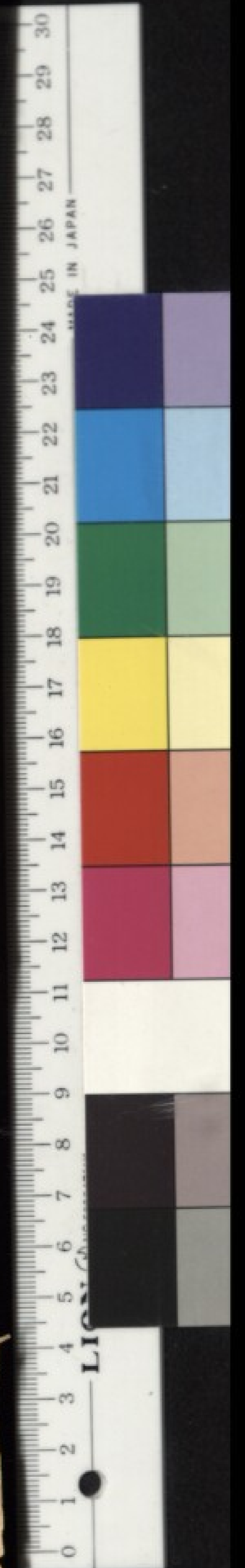
انتخاب الاخبار

تار کے ذریعہ منی آرڈر

تار کے محصول کی شرح میں تبدیلی ہو جانے کے سبب منی آرڈروں کے محصول کی شرح میں بھی جو بذریعہ تار بھیجے جاویں تبدیلی ہو گئی ہے اب دس روپیہ اور اس سے زیادہ رقم بھیجنے کا محصول بذریعہ اکسپرس تار ایک روپیہ دو آنہ اور بذریعہ معمولی تار دس آنہ ہوگا۔ دس روپیہ سے لیکر پچیس روپیہ تک اگر دس روپیہ سے زائد رقم پانچ روپیہ تک ہو تو ایک آنہ اور اگر اس سے زیادہ ہو تو دو آنہ زائد ہوگا۔ پچیس روپیہ سے اوپر چھ سو روپیہ تک پہلے پچیس روپیہ کے واسطے بذریعہ اکسپرس تار سوا ایک روپیہ اور بذریعہ معمولی تار بارہ آنے ہوگا۔ اس کے بعد پچیس روپیہ کی ہر ایک پوری رقم کے لئے چار آنہ ہوگا۔

ہوائی جہاز کا شوق

روسی گورنمنٹ نے بھی سامان جنگ کی تقویت کے متعلق غبارہ بازی میں کامیابی حاصل کرنے کی ٹھانی ہے۔ بڑے شوق سے اس کے تجربے کئے جاتے ہیں ایک شخص مسمی تاتارنیاف نے اس کا راز معلوم کرنیکا دعوے کیا ہے ایک روسی گرینڈ ڈیوک نے اس کی سرپرستی میں نمایاں فیاضی کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے کمال دریا دلی سے عظیم رقوم مرحمت فرمائی ہیں اور حوصلہ افزائی میں کچھ کسر نہیں رکھی ادھر روسی گورنمنٹ نے ہوائی جہازوں کے مقابلے کی نمائش قرار دی ہے بہترین کاریگر کو پچاس ہزار روبل عطا کئے جائیں گے۔ جو ہمارے یہاں کے دو لاکھ روپے کے اوپر ہے اور رسیہ میں ہوائی جہازوں کی تقویت کے لئے ایک کلب قائم کیا گیا ہے جنرل بارن کولیا صاحب اس کے پریسیڈنٹ ہیں وہ بیس ہزار روبل پر ایک فرنچ مشین خریدینگے چنانچہ سات ہزار روبل جمع ہو گئے ہیں اور گورنمنٹ نے بھی اس کلب



کو پانچ ہزار ڈوبل سالانہ دینا منظور کیا ہے تاکہ آسمانی سفر کا معما حل کیا جائے
ہر کار یکہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد

جدید امریکن پریسیڈنٹ

مسٹر روز ویلٹ ۴ مارچ کو امریکہ کی پریسیڈنسی سے کنارہ کش ہوئے اور مسٹر ٹیفٹ جو کثرت رائے سے منتخب ہو چکے ہیں واشنگٹن میں پریسیڈنٹ بنائے گئے۔

اس تقریب پر مسٹر ٹیفٹ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ٹرسٹوں اور اندرونی تجارت اور ریلوے کی بابت مسٹر روز ویلٹ کی پالیسی پر کاربند رہیں گے۔

پریسیڈنٹ ٹیفٹ نے فوج اور جنگی جہازوں کو اعلیٰ درجہ کی حالت میں رکھنے پر زور دیا انہوں نے کہا کہ دہ بدوست نیوی امن کی بہترین ضمانت اور ہمارے سفاد کی مضبوط محافظ ہے ہماری پالیسی ہمیشہ یہ ہوگی کہ امن کو ترقی دیجاوے اور ہیگ کانفرنس وغیرہ آلات امن اور پنچایتی عہدناموں کی تائید کی جائے لیکن چونکہ تمام قومیں سامان جنگ سے مسلح ہیں اس لئے ہم کو بھی ہر طرح سے تیار رہنا چاہیے تاکہ ہم پر غالب نہ آجائیں۔ بین الاقوام تنازعات جو مشرق میں پیدا ہوں ان میں امریکہ اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کے ہر طرح قابل ہے اور اپنے جائز مطالبات کی عزت کرا سکتا ہے لیکن اگر صرف ڈپلومیسی سے کام نکلے تو از بس چہ بہتر اس لئے بحری اور بری فوج کے اخراجات محض کفایت شعاری کے خیال سے کم نہیں کرنے چاہئیں امریکہ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اس کے باشندے جو عارضی رہائش کے لئے دوسرے ملکوں میں جائیں وہاں مذہب یا رنگت کی وجہ سے ان کے داخلہ کی اہانت آمیز ممانعت کی جاوے گی۔

ہم کو امید ہے کہ ایشیائی لوگوں کے یہاں سے داخل ہونے پر جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو تمام خوددار گزند ول کیساتھ ہی سمجھو ہے کہ اگر ہیں کسی ضروری کشمکش کے اوقات ہی ان پر پبلک کیساتھ جو بموجب عہدناموں کے امریکہ میں کاروبار کرنے کے مستحق ہیں اگر تعصب کسی جگہ پیدا ہو تو وہ بھی سزا دیں اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے آخر میں پریسیڈنٹ نے حبشیوں کی ذہنی اور حرفتی ترقی پر زور دیا۔

شیر خوار بچوں کی صحت

برہما میں عرصہ دو سال سے شیر خوار بچوں کی صحت درست کرنے اور ان کی ہولناک موتوں کا انسداد کرنے کے لئے نہایت ہی قابل تعریف اور پسندیدہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہاں ہر سال ایک انجمن کی زیر پرستی چند انعامات اور تمغہ جات مقرر کئے جاتے ہیں اور وہ چند اعلیٰ تندرست بچوں کی ماؤں کو ایک جلسہ میں طلب کر کے تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اس انعام اور تمغہ کی خواہش میں وہ تمام سال منہمک رہتی ہیں کہ ان کا بچہ ایک لمحہ کے لئے بیمار نہ ہو اُن کے چہرے سرخ رہیں اور صاف ہوا ان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر اُن کے عضو کی پرورش اور وزن کرے ان کو کوئی غذا ایسی غیر موزوں نہ کھلائی جائے جو ان کے معدوں کو کمزور کرتی ہے اس طرح اپنے بچوں کو سال بھر پرورش کرنے کے بعد ہزارہا مستورات خاتمہ سال پر تمغہ جات اور انعامات حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں چنانچہ اس سال اس قسم کی ایک نمائش میں رنگوں میں ایک ہزار عورات کی درخواستیں پیش ہوئی تھیں ان میں سے تندرستی کی بنا پر آٹھ سو درخواستیں خارج کر دیگئیں سب میں زیادہ تندرست بچہ جس کو اول درجہ کا انعام ملا۔ سات مہینے کا ایک شیر خوار بچہ تھا۔ اس کا وزن ساڑھے بارہ سیر تھا۔ ایک برہمی عورت کو پچاس روپیہ کا خاص انعام اسلئے دیا گیا کہ اس کے خاندان اعظم میں بارہ بچوں میں سے دس بیاہے ہوئے تھے۔ اور ان کے پینتیس لڑکے لڑکیاں تھے اور وہ سب زندہ ہیں۔ کاش ہمارے صوبہ کے لوگ بھی ایسی تدبیر اختیار کریں تو ہمارے بچوں کی تندرستی بھی بہت کچھ سنبھل سکتی اور اموات میں تخفیف ہو سکتی ہے۔

سرحدی ڈاکوؤں کی جائے پناہ

گورنمنٹ ہند اور امیر صاحب کے مابین ایک معاملہ میں آج تک بھی اطمینان بخش تصفیہ نہیں ہوا یعنے سرحدی بدمعاش جو انگریزی علاقہ میں ڈاکہ زنی کر کے افغانستان میں پناہ گزیں ہو جاتے ہیں ان کا کچھ بندوبست نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس بارہ میں کوئی عہدنامہ موجود نہیں ہے مگر ایک دوستدار ہمسایہ سلطنت کا اخلاقی فرض ضرور ہے کہ اپنے دوست کی سرحد پر امن قائم رکھنے میں ہر طرح کی امداد دے اگر کوئی سرکاری مجرم افغانستان میں چلا جائے۔ اور وہاں ہمیشہ کے لئے مقیم ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں لیکن جو چوری بدمعاش بار بار سرحد پشاور پر ڈاکے مارتے ہیں اور پھر سرحد کے پار چلے جاتے ہیں ان کو پناہ نہ دینا چاہیے۔ جیسا کہ ملتان ڈاکو تھا امیر صاحب کو ان کیساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے جیسا کہ وہ افغانی بدمعاشوں کیساتھ کرتے ہیں وہ کبھی گوارا نہ کریں گے کہ پشاور کی طرف سے ڈاکوؤں کی جماعت جلال آباد کے گرد و نواح میں چھاپے مار کر پھر سنگینی کے ساتھ برٹش سرحد کے اندر آجائے اور بار بار ایسا کرے بلکہ اس طرف تو ہمارے سرحدی علاقے کے آدمیوں کی بھی جو برٹش زیر اثر ہیں یہ مجال نہیں کہ افغانستان کی حدود کے اندر لوٹ مار کریں۔ امیر صاحب کو دوران سیاحت ہند میں سب سے زیادہ عجیب بات یہ نظر آئی تھی کہ اس وسیع ملک میں رعایا کا جان و مال کس قدر محفوظ ہے لیکن ان بدمعاشوں کے ساتھ جو ہر موقع ملنے پر ہمارے علاقہ میں چھاپے مارتے ہیں اور پھر چرد و افغانستان میں چلے جاتے ہیں کیوں یہ مہربانی کی جاتی ہے آجکل جمدار گل ابراہیم

اور دو پلیٹن گوروں کے ۱۷ سو اور افغانستان میں موجود ہیں غالب ہے۔ کہ گروہ تعداد میں بڑھتا جائیگا اور جب موقع ملیگا اس طرف لوٹ مار کرنے آئیگا۔ امیر صاحب کو مناسب ہو کہ اس کو سرکار انگریزی کے حوالہ کر دیں یا اپنے ملک سے بدر کریں

امیر صاحب کے نوتعمیر محل میں بجلی کی روشنی کا انتظام کرنے کے لئے میسرز اوسلر اینڈ کمپنی کا ایک قایم مقام کابل کو جانے والا ہے۔

مغل سرائے سے بالاسوا در لوہارڈگا تک ریلوے لائن کے لئے سروے ہوگی۔

وزیانگرم پدیتی پور ریلوے کی تعمیر سال رواں میں مکمل ہو جائیگی۔

آئندہ مالی سال میں برہما میں توسیع انہار کے لئے ۱۳ لاکھ روپیہ منظور ہوگا۔

چارو چندر بوس بابو آشوتوش بسواس کے قاتل کو ۱۹ مارچ کو پھانسی ہوگی۔

ناگپور کی نمائش گاہ کو ۱½ لاکھ آدمی دیکھنے آئے ۵۰ ہزار روپیہ بعد اخراجات بچت میں رہیگا۔

ہندوستان سے ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کے ہڈے ممالک غیر کو جاتے ہیں جہاں ان کا کسن اور تیل بنایا جاتا ہے

بارکپور کے میگزین سے ۱۱۰ پونڈ ڈائنامیٹ اور ۱۰ لچھے فلیتوں کے چوری ہوگئے

۷ مارچ کو کلکتہ میں تین مقامات پر بڑی بڑی آتش زدگیاں ہوئیں، دو گنجان بستیاں جل کر خاک سیاہ ہوگئیں اور سینکڑوں خاندان بے گھر ہوگئے ہیں۔

ریوٹر نے کلکتہ سے لنڈن کو ایک تار حال میں بھیجا ہے اور اس میں ذکر کیا ہے کہ علی پور کے مقدمات پر گورنمنٹ کا ۵ ہزار پونڈ ماہوار خرچ ہو رہا ہے

امریکہ کے پریسیڈنٹ کی تنخواہ میں اضافہ کیا گیا ہے آئندہ سے ۷۵ ہزار ڈالر سالانہ ملا کریں گے

لاہور میں اسسال کانگرس کے زمانہ میں نمائش گاہ بھی ہوگی جس کا انتظام ابھی سے شروع ہوا ہے ۲۰ فروری کو ۹۹ اصحاب کی ایک کمیٹی جس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر سر پرتول چند صاحب چیئرمین اور سکرٹری آنریبل لالہ ہرکشن لال صاحب مقرر ہوئے ہیں قایم ہوئی ہے جس میں ہر طبقہ اور خیال کے لوگ شریک ہیں کہ نمائش کا انتظام کریں۔ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے بھی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کمیٹی اس نمائش کے انتظام میں ابھی سے مشغول ہوگی۔ اور امید کیجاتی ہے کہ وہ پوری کامیابی حاصل کریگی۔

لنڈن میں ایک عجیب و غریب گھڑی کرہ زمین کی صورت میں تیار کیگئی ہے۔ اس کے بنانے میں اس قدر دانائی صرف کی گئی ہو کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہیں۔ اس گھڑی میں روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہروں کا نشان دیا گیا ہے اور آپ سے آپ معلوم ہوتا ہو کہ کس شہر میں صحیح وقت کس وقت کیا ہے نیز موسموں کی ہیر پھیر گردش آفتاب کا اترائن اور دکھشائن روزانہ حرکت کے وجہ سے آپ سے آپ ظاہر ہوتا ہے۔

سرویا میں سرکاری خبر شایع ہوئی ہے کہ چونکہ تمام سلاطین یورپ امن قایم رکھنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اسلئے وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے گا کہ جس سے امن میں خلل واقع ہو بلکہ سلاطین کے فیصلے پر عمل کریگا۔ سرویا نے اپنے تمام دعوے واپس لے لئے ہیں اور آسٹریا کے اخبارات کے لہجے میں نرمی آگئی ہے۔

جرمنی میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ اگر آسٹریا اور سرویا کے مابین مداخلت کی گئی تو آسٹریا اپنے حق کی حفاظت پر مجبور ہوگا اور جرمنی اُس کی مدد کریگی۔

تبریز میں روزمرہ سخت خونریز لڑائی جاری ہے جمعرات کو بادشاہی فریق نے اطراف شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر دستور پسندوں نے ان پر سخت حملہ کر کے انہیں کئی میل پیچھے ہٹا دیا شاہی فریق کے بہت سے آدمی گرفتار ہوگئے اور ایک توپ بھی کھو بیٹھے۔ اب ان لوگوں نے تبریز کا محاصرہ کر لیا ہے شہر میں خوراک کا سامان بہت کم ہے اور بیماری بھی پھیل گئی ہے۔

روضہ نبوی کے غلاف کا محمل مکہ سے مدینے کو پہونچ گیا۔ راستے میں صرف ایک حادثہ پیش آگیا۔ عثمانی فوج نے دو بدوؤں کو چور سمجھ کر گولیوں سے مار ڈالا بڑی مشکل سے ڈھائی ہزار روپیہ خون بہا لے کر بدو راضی ہوئے ہیں۔

آستانہ سے بہت سے قیمتی پردوں اور غلافوں کے دس صندوق روضہ کے لئے معزز اشخاص کی حفاظت میں نہایت ادب و تعظیم سے مدینے میں پہونچے ہیں۔ ریل گاڑی سے اتار کر لوگ کندھوں پر اٹھائے گئے آگے آگے فوجی باجا بجتا جاتا تھا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ مکہ اور جدہ کے درمیان ریل کا کام شروع ہوگیا ہے امیر مکہ اور گورنر حجاز کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کام جلد انجام کو پہونچ جائے۔

کراچی میں تندلال کو جو باغیانہ تقریریں کرتا تھا مجسٹریٹ ضلع کی عدالت سے یہ سزا ہوئی کہ ۱ ہزار کا مچلکہ لکھے اور ۱ ہزار کی دو ضمانتیں دیں ورنہ ایک سال قید۔

مہاراجہ صاحبان بردوان، ٹکاری اور کوچ بہار کو جنہوں نے موٹر گاڑیاں بے رجسٹر کرائے چلائیں تھیں۔ تنبیہ کی گئی کہ وہ موٹر کار حسب قاعدہ رجسٹری کرائیں۔

گوروکل و آریہ سماج گوجرانوالہ کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر جو تاریخ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۰۹ء ہوگا شمالی ہند کی مذہبی کانفرنس کا اجلاس بھی عمل میں آئیگا۔

ہندو، مسلمان، عیسائی، اور آریہ سماجی لوگوں کی طرف سے ہر روز ایک ایک تحریر پڑھی جاویگی۔ اور تحریر کی عبارت اس قدر ہوگی کہ آدھ گھنٹہ میں عمدگی سے پڑھی جا سکے۔

اشتہارات

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف سہر خرچ نجات ہی کیا ہے

دیکھو گرمی کا بیان آ گیا۔ اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت پر کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں رکھ لیتے ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ

اصل عرق کافور

سولہ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بارکا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہو سنہ میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں نگاہ دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ ڈاک محصول ایک سے سہ شیشی تک ۵

امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے

ضرور آزمایئے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ لینا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ خط میں بھیجئے اور اسی خط میں دس نو اندار بسوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھے گا

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ۳ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفت انعام۔ نور افشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینہ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنہ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ مینجر نور افشاں۔

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اب تک اس فنڈ نے ۔ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۶۰ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر

ہو سکتا ہے +

رپورٹ نئے پرسپکٹس اردو و انگریزی میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بی کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۸ معہ محصول ۱۲ قیمت ہ کاپی سبق سنڈے سکول ۸۔ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کا رندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ۔ ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فرینک ایشکرافٹ ایم اے سہارنپور

سٹینڈرڈ بنیاد پرتمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔ ہر مہینہ ادجیسہ میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے۔ قیمت ۱۲ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　　۱۲

ہندوستان پنجاب　معہ　۔　۔　۔　　۳

غیر ملک سے　۔　۔　۔　　۴

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲	۳	۵
چوتھائی کالم	۳	۵	۸
نصف کالم	۵	۸	۱۲
پورا کالم	۸	۱۲	۲۰
پورا صفحہ	۲۰	۳۰	۵۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ مابعد کیلئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح ۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۔ ۵ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں ۹ ۳ یا زیادہ ۔ ۱۲ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کرشنا کو کوٹل کریم وغیرہ دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کرشنا فی عدد ۱ سے سات ۱۲ تک کوکونول فی ۱۲۔ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت فرماویں +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

حضرات انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایتی کل یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہو مبلغ عار دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ الہووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھوں میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فایدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔

راقم مہاراجہ شتروجیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی گورکھپور۔

۲ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ پروفیسر میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ یہ ہے آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے خدا کرے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۳ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور ناخنہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاص کر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وائیس پریذیڈنٹ میڈیکل جنرل آگرہ۔

۴ بجناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فایدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہو۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے۔ تیسرے دن فایدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست مجھگوان اودھ

۵ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہی اس واسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرماویں۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دہادا شیو علاقہ حیدرآباد دکن۔

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام والٹی براد ر چھپا اور شائع ہوا۔